: "پاکستانی اقلیّتیں: حقوق کی جدوجہد" — سیمینار کا اعلامیہ

["جسٹس اینڈ پیس کمیشن" نے پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریبات کے ضمن میں "پاکستانی اقلیّتیں: حقوق کی جدوجہد" کے عنوان سے ایک سیمینار کا اہتمام کیا (لاہور: ۲۶-۲۸ جولائی ۱۹۹۷ء) جس میں ملک بھر سے چالیس افراد شریک ہوئے۔ شرکاء میں مسیحیوں اور ہندوؤں کے ساتھ مسلمانوں کی بھی نمائندگی تھی۔ سیمینار کے اختتام پر حسبِ ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا۔ مدیر]

ہم پاکستان بھر کے مختلف شہروں، دیہاتوں (لاہور، راولپنڈی لورستو، ساہیوال، سیالکوٹ، حیدر آباد، سمندری، اسلام آباد، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ملتان، مظفر گڑھ، ماتلی اور بہاول پور) سے "پاکستانی اقلیّتیں: حقوق کی جدوجہد" کے عنوان سے ۲۶ تا ۲۸ جولائی کو لاہور میں جسٹس اینڈ پیس کمیشن کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے سیمینار کے شرکاء پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر محسوس کرتے ہیں کہ قوموں کی زندگی میں آزادی کا تصوّر انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور بالخصوص آزادی کے پچاس سال قوم کے ہر فرد کو شکر گزاری کا موقع عطا کرتے ہیں۔ آج جب کہ پاکستان میں گولڈن جوبلی تقریبات کا سلسلہ ملک کے طول و عرض میں جاری ہے، ہم خصوصی طور پر خالقِ کائنات کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم ایک آزاد مملکت کے شہری ہیں۔

آزادی کی حقیقت وہی جان سکتے ہیں جنہوں نے غلامی کے عذاب برداشت کیے ہوں یا کر رہے ہوں۔ ہمارے لیے یہ حقیقت قابلِ فخر ہے کہ ہم پاکستانی مسیحی ہیں، بطور پاکستانی مسیحی ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں، کیوں کہ پاکستان کی تعمیر اور تشکیل میں ہمارا قابلِ ذکر کردار رہا ہے۔

پچاس سالہ عرصہ جس میں دو نسلیں پیدا ہوتی ہیں، ہمیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ ہم اپنے ماضی کا اس طرح جائزہ لیں کہ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کے اسباب جان سکیں۔

اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ لوگ دوسروں کی لاشوں پر اپنی خواہشوں کے محل تعمیر کر رہے ہیں۔ جس ملک کی عدلیہ اپنا وقار کھو بیٹھے، جس ملک کے سیاستدان بیرونی آقاؤں کے اشارے پر اپنے ہی ملک کے خلاف سازشوں میں مصروفِ عمل ہو جائیں، جس ملک کی بیوروکریسی دشمن کے ساتھ مل جائے، جس ملک میں جج کی کرسی پر سیاستدانوں کو بٹھا دیا جائے، جس ملک میں قانون بنانے اور اسے نافذ کرنے والے خود قانون کی خلاف ورزی کریں، جس ملک میں قومی اداروں کو بے توقیر کر دیا جائے، کیا اسے گولڈن جوبلی کا حظ اٹھانے کا حق ہے۔

ہم جب پاکستان کی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ ہمیں آزادی کی اسی روح

کو، جو آج سے پچاس سال پہلے موجود تھی، از سر نو واپس لانا ہے اور مسائل میں گھرے ہوئے پاکستان کی بقاء کے لیے ایک بار پھر ماضی جیسا کردار ادا کرنا ہے۔

ماضی میں ہم نے پاکستان کی بقاء کے لیے قربانیاں دیں، قربانیاں دے رہے ہیں اور مستقبل میں بھی اس جذبے سے گریز نہیں کریں گے۔ آج پچاس سال کا جائزہ لیتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مستقبل میں پاکستان کی بقاء اور استحکام کے لیے ہمیں قائداعظم کے فرمان کی روشنی میں ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کرنا ہے جس کی بناء پر ایک ایسی آزاد ریاست کا تصور ابھر کر سامنے آسکے جس میں جمہوریت ہو، ایک دوسرے کا احترام ہو، رواداری اور برابری ہو، تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کا احترام ہو اور جہاں شہریوں میں ملک سے پیار کا جذبہ موجود ہو۔

سیمینار میں اٹھائے گئے سوالات کے جوابات کی روشنی میں اس حقیقت کو خوشگوار مستقبل کی ضمانت قرار دیا جاتا ہے کہ مخلوط انتخابات ہی ہمیں پاکستانی ہونے کی ضمانت دیتے ہیں۔ پاکستان کی بقاء امتیازی قوانین کے خاتمے کی جدوجہد میں مضمر ہے۔ پاکستان کی بقاء اس تعصب کو سرے سے ختم کرنے میں ہے جو غیر محسوس طریقے سے پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ مذہبی تعصب کا خاتمہ سماجی ہم آہنگی، رواداری، صبر و تحمل، اور امن و انصاف کی بنیادوں پر قائم کیے گئے معاشرے کے بغیر ممکن نہیں۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ:

—ملک میں موجود تمام امتیازی قوانین (بالخصوص دفعہ ۲۹۵ - سی) کا خاتمہ کیا جائے۔

—مذہب کی بنیاد پر رائج تفریق کو ختم کیا جائے۔ ملک کی خواتین (بشمول اقلیتی خواتین) کو بلدیاتی اداروں، صوبائی و قومی اسمبلیوں اور سینیٹ میں ۳۳ فیصد نشستیں دی جائیں۔

—خصوصی طور پر پاکستانی تاریخ میں پاکستان میں بسنے والے غیر مسلم پاکستانیوں کی خدمت اور مثبت کردار پر مبنی ابواب تاریخ کے نصاب میں شامل کیے جائیں۔

—ہم پاکستانی باشندے ہونے کے ناتے پورے ملک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں دوسرے درجے کا شہری نہ بنایا جائے، کیونکہ اقلیتیں ملک کی برابر کی شہری ہیں جنھوں نے کبھی بھی ملکی ترقی، تعمیر اور دفاع کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔

—ہم غیر مسلم پاکستانی اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم پاکستان کے دوسرے روشن خیال لوگوں کے ساتھ مل کر ملک کے وقار و سالمیت کے لیے کام کریں گے۔ ہم روشن خیال لوگوں کے ساتھ مل کر تمام کمزور طبقوں کے حقوق کی جدوجہد جاری رکھیں گے تاکہ ایک ایسے معاشرے کا قیام عمل میں لاسکیں، جہاں تمام شہریوں کو نہ صرف برابر سمجھا جائے بلکہ برابر کا عزت و احترام اور آگے بڑھنے کے برابر مواقع بھی ملیں۔